مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان خانقاہِ حامدیہ چشتیہ رائیونڈ روڈ کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

# ہمارا ایمان ہے کہ کسی نبی نے فریضۂ رسالت میں کوتاہی نہیں کی
# زندگی گھل مل کر گزاری جائے یکسو ہو کر نہیں
# نبی کے سوا کسی اور کا صغائر و کبائر سے بچے رہنا محال ہے

تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب

کیسٹ نمبر ۳۸/ سائیڈ بی ۸۴-۸-۱۰

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انصر اخاک ظالما او مظلوما یعنی تو اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو چاہے وہ مظلوم ہو.................اس موقع پر ایک صحابی نے عرض کیا.................. صحابہ کرام کے ذہن اتنے اچھے بنے ہوئے تھے کہ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللّٰہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما . مظلوم ہوگا پھر تو میں مدد کردوں گا لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں گا؟ فرمایا تمنعہ من الظلم اس کو ظلم سے روک دو فذلک نصرک ایاہ . یہ ظلم سے روکنا یہ بھی مدد ہے، گویا تم اُس کی مدد کر رہے ہو۔ ارشاد فرمایا المسلم اخو المسلم مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے لایظلمہ ولا یسلمہ نہ اُس پر زیادتی کرتا ہے اور نہ اُس کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے ایسا بھی نہیں کرتا۔ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللّٰہ فی حاجتہ جو آدمی اپنے بھائی کی ضرورت میں لگا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ضرورت پوری فرماتے ہیں۔ وہ دوسروں کا کام کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام بنا دیتے ہیں من فرج عن مسلم کربۃً فرج اللّٰہ عنہ کربۃً من کربات یوم القیمۃ جو کسی مسلمان کی کوئی بے چینی دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی بے چینیوں میں سے بے چینی دُور فرمائیں گے۔

## گھل مل کر زندگی گزارے :

اب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو یکسو ہو کر رہنے کی تعلیم نہیں بلکہ تعلیم یہ ہے کہ وہ تمام طرف کی خبر رکھے اور کسی کے کام آئے۔ لوگوں کی پریشانیاں ہیں اُلجھنیں ہیں اُن میں بھی مدد کرے اور یہ نہیں کہ یہ مدد کرنا ایک مسلمان کی (دنیوی) زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے فقط، نہیں بلکہ اس پر آخرت میں اجر ہے اور یہ بھی نہیں کہ آپ کسی کی مدد کریں تو بعد میں اُس سے داد چاہیں یا لوگوں سے اپنی تعریف کی طلب ہو کہ لوگ میری تعریف کریں، دونوں پر نظر نہ رکھو نہ یہ توقع رکھو کہ جس کی میں نے مدد کی ہے جس کا میں نے کام کیا ہے یہ میرے کام آئے گا یہ میری تعریف کرے گا یہ میری بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دے گا یہ نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر نظر ہو، جزاء دینے والا وہی ہے۔ اسلام کسی کو یہ خیال کرنے سے روکتا ہے کہ تم دوسروں پر نظر رکھو۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم خدا پر نظر رکھو بس اور نظر اللہ پر رکھو گے تو نیکی نیکی رہے گے ورنہ جو چاہو گے وہ مل جائیگا یہاں نیک نامی چاہتے ہو نیک نامی ہو جائیگی اور خدا کے یہاں جو اجر چاہا ہی نہیں تو خدا کے یہاں اجر نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ انا اغنی الشرکاء عن الشرک جیسے کوئی آدمی اپنے ساتھ کسی شریک کو شریک دیکھنا نہیں چاہتا، چاہتا ہے کہ میں ہی مستقل ہو جاؤں، کوئی کاروبار ہے کوئی زمینداری ہے کوئی اور چیز ہے اُس میں کسی کی شرکت اگر نہ ہو سکے تو وہ چاہتا ہے کہ یہ اچھی بات ہے زیادہ بہتر ہے۔ حکومت ہو حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا، چاہتا ہے کہ میں ہی رہوں حاکم تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اس سے زیادہ بے نیاز ہوں میں شرک پسند ہی نہیں کرتا، میں بے نیاز بھی ہوں یعنی یہاں تو انسانوں کو ضرورت پڑتی ہے انسانوں کی چاہے حکمران ہی ہو ایسا وقت آجاتا ہے کہ وہ چھوٹوں کی مدد لیتا ہے۔ شاہ ایران جب جانے لگا ہوگا تو اپنے درجے سے نیچے گرا ہوگا اُس نے چاہا ہوگا کہ میں کسی بھی طرح رہوں بلکہ چاہا ہے اُس نے، کہا ہم تمھاری باتیں پوری کیئے دیتے ہیں مطالبات پورے کیئے دیتے ہیں اسلامی نظام لے آتے ہیں یہاں پر مگر وہ نہیں مانے ان لوگوں نے کہا نہیں نہیں ہمیں کچھ بھی نہیں چاہیے تو تحریک برابر چلتی رہی پھر اس نے بٹھا دیا شاہ پور بختیار نہ جانے کس کس کو جو درمیانی آدمی تھے انھوں نے کہا یہ بھی نہیں وہ اپنے نیچے درجہ سے گرتا گیا اپنی جگہ بٹھا گیا ایسا آدمی کہ جب میں آؤں تو وہ میرے لیے جگہ چھوڑ دے اُنھوں نے کہا کہ یہ بھی جائیں اور باقی سب بھی جائیں تو معلوم ہوا کہ جو بادشاہ ایسا تھا کہ فوج اُس کی تھی طاقت اُس کی تھی خزانے اُس کے پاس تھے اسلحہ اُس کے پاس تھا (مگر لاچار شراکت پر تیار ہو گیا) حالانکہ وہ اپنے ساتھ شریک کرنے پر راضی ہرگز نہیں تھا لیکن جب اُس کے اُوپر اُفتاد آئی تو شریک کرنے پر راضی ہو گیا مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہیں میں بے نیاز ہوں مجھے کبھی ایسی ضرورت نہیں پڑتی کہ میں اپنے ساتھ کسی کو شریک کرلوں اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنة و لا نوم. حی ہے زندہ ہے، قیوم ہے قائم

رکھے ہوئے ہے ہر چیز کو اور نہ اونگھ نہ نیند تو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بے نیاز ہے وہ کب پسند فرما سکتا ہے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو نیت میں، کوئی عمل کرو اور دل میں یہ ہو کہ یہ آدمی خوش ہو جائے تو وہ عمل بے کار جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس عمل کی ضرورت نہیں ان احسنتم احسنتم لا نفسکم تم کوئی اچھائی کرتے ہو تو اپنے لیے کرتے ہو میرے لیے کچھ نہیں وان اسأ تم فلھا برائی کرتے ہو تو وہ بھی اُسی کے لیے ہے یعنی تمہارے ہی لیے ہے دونوں چیزیں تمہارے لیے ہیں، میرے لیے تو تمام عالموں کا وجود اور عدم دونوں برابر ہیں۔ قرآن پاک میں چھٹے پارہ میں ہے قل فمن یملک من اللہ شیئاان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم وامہ ومن فی الارض جمیعا. آپ یہ جو سُنتے ہیں رام ہیں ....... کرشن ہیں وغیرہ وغیرہ یہ جو نام سُنتے ہیں یہ تو پتہ نہیں تاریخ سے پہلے کی چیزیں ہیں، ان کے بارے میں حکائتیں بنی ہوئی ہیں۔ اللہ جانے وہ کون تھے ولی تھے یا نبی تھے ان کی کیا تعلیمات تھیں کچھ نہیں پتا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا بھی پتا ہے ان کی نبوت کا بھی پتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی ان کا ذکر ہے ہمارا سب مسلمانوں کا ان کے نبی ہونے پر ایمان ہے یعنی ان کے نام سے نبی ہونے پر ایمان ہے۔

## ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے :

ویسے تو ہمارا ایمان ہے کہ جتنے بھی نبی گزرے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے اللہ نے اُنہیں نبی بنایا ہمارا ایمان ہے غائبانہ اور اجمالاً کہ سب سچے تھے سب نے ضرور خدا کا پیغام پہنچایا یا تبلیغ کی ہے فریضۂ تبلیغ ادا کیا ہے، کسی نے فریضۂ تبلیغ میں کوتاہی نہیں کی یہ ہمارا ایمان ہے۔ چاہے ہم جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں بلکہ جانتے چند ہی کو ہیں جن کی شہرت رہی ہے اور اکثر کو نہیں جانتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی خدا کا بیٹا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام لے کر فرمایا کیونکہ اُنہیں سب جانتے ہیں یہودی بھی عیسائی بھی اور عیسائی مانتے مانتے آگے بڑھ گئے ابن اللہ کہنے لگے خدا کا بیٹا ان کی پیدائش عجیب طرح ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فمن یملک من اللہ شیئا اللہ تعالیٰ سے ذرا بھی تو کوئی آدمی یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اگر وہ ارادہ کرے ان یھلک المسیح ابن مریم کہ مسیح ابن مریم کو فنا کر دے ہلاک کر دے وأمہ اور ان کی والدہ کو ومن فی الارض جمیعا اور سب کو تو اللہ تعالیٰ کو پکڑنے والا پوچھنے والا کوئی نہیں ہے وہ سب کا مالک ہے وہ سب کا خالق ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آدمی جو دوسرے آدمی کا کام کر رہا ہے اور اس کی بے چینی دور کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اُس آدمی کی بے چینی دور ہو گی لیکن یہ وعدہ کب ہے یہ وعدہ جب ہے کہ جب وہ اپنے دل میں یہ رکھے کہ میں اس کا کام تو کر رہا ہوں منشا میرا یہ نہیں ہے کہ یہ کہلاؤں کہ میں سوشل ویلفیئر کا بڑا اچھا آدمی ہوں اور میرا نام ہو اور اخبار میں میرا فوٹو آئے چرچا آئے یہ میرا مقصد نہیں ہے مقصد یہ ہونا چاہیے کہ قیامت کے دن نظر اسکی جزا

کے لیے خدا ہی پر ہونی چاہیے اور اگر یہ نظر ہو کہ چرچا ہو تو پھر اللہ کے یہاں کی جزا کا وعدہ نہیں ہے۔

## شہید سے بھی سوال ہوگا :

حتی کہ شہید بھی قیامت کے دن پیش ہوگا تو پوچھا جائیگا کیا کیا تو نے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جان دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ غلط کہتا ہے تو اس لیے لڑا تھا تاکہ تیرا چرچا ہو کہ بہت بڑا بہادر ہے **لیقال انک جری** بہت بڑی جرأت والا شجاع تھا بہادر تھا **فقد قیل** یہ چرچا وہاں ہوگیا اخبارات میں چھپ گیا نام چل پڑا، مثال دیتے ہیں لوگ سڑکوں کے نام رکھ دیئے گئے، تمہارے نام پر کلب کھل گئے تمہارے نام پر اسکول کھل گئے ہسپتال کھل گئے۔ اسی طرح عالم اس طرح حافظ اسی طرح قاری، شہید تو وہ ہے کہ جس نے جان ہی دے دی اُس نے کچھ رکھا ہی نہیں وہ تو دُنیا کی ایک سُوئی سے بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکا، اس نے تو دنیا سے بالکل تعلق ہی توڑ لیا مگر اللہ فرمائیں گے کہ نہیں یہ تو نے میرے لیے نہیں کیا تھا۔

## عیوب کی پردہ پوشی :

ارشاد فرمایا **من ستر مسلما سترہ اللّٰہ یوم القیمة** جو آدمی کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے عیوب پر پردہ رکھے گا۔ عیب کا پردہ رکھنا بھی ایک ثواب ہوگیا کہ ایک آدمی کو دیکھا ہے چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا آپ نے، ایک دو آدمی مل کر سمجھا دیں کہ آئندہ نہ کروایسے، ہم کسی کو نہیں بتائیں گے کوئی اور کام کرتے ہوئے دیکھا ہے گناہ کا اُس کو روک دیا اور اپنے ہی تک بات رکھی افشا نہیں کیا بدنام نہیں کیا۔

## سوائے انبیاء کے عیبوں سے کوئی پاک نہیں ہے :

تو عیبوں سے خالی تو کوئی بھی نہیں ہے صرف انبیاء کرام ہیں جو صغائر کبائر سب سے بچے ہوئے ہیں ورنہ صغائر تو ہو جاتے ہیں صغائر ہی سے بچے ہوئے نہیں ہیں صحابہ کرام سے کبائر بھی ہوگئے۔

## صحابہ کی زبردست توبہ :

فرق یہ ہے کہ اُنھوں نے توبہ بڑی زبردست کی ہے بعضوں نے ایسی ایسی توبہ کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بانٹ دی جائے سب پر جو مدینہ کے رہنے والے ہیں تو سب (کی مغفرت) کے لیے کافی ہے اور قرآن پاک میں آیا بھی یہی ہے کہ **اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسھم ذکروا اللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم** اللہ کو یاد کرتے ہیں استغفار کرتے ہیں **ومن یغفر الذنوب الا اللّٰہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون** جب وہ جان جائیں کہ یہ کام بُرا ہے تو پھر اُس پر جمے نہیں رہتے پھر اُس سے ہٹ جاتے ہیں تو جب صحابہ کرام جو سب سے بڑا نمونہ ہمارے لیے

ہیں ہمارے بڑوں کے لیے بھی وہی ہیں بڑوں سے بڑوں کے لیے بھی وہی ہیں اولیائے کرام کے لیے بھی وہی نمونہ ہیں تو صغائر اور کبائر سب سے بچ جانا یہ تو نبی کے سوا کسی کے لیے محال ہے تو اب کیا کریں تو توبہ کرلو استغفار کرلو **لم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون** تو جو آدمی دوسرے کا گناہ چھپا رہا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی تقصیرات جو ہیں وہ چھپالیں گے یہ بدلہ اُس کو ملے گا۔ عام طور پر حالت جو ہے عام مسلمانوں کی وہ یہی ہے ہر آدمی کوئی نہ کوئی گناہ بلکہ کبائر کرتا رہتا ہے تو اگر کسی کو دیکھا ہے چوری کرتے تو چوری کو چھپالے عدالت میں نہ لے جائے قصہ آگے نہ بڑھائے جس کا مال چوری ہوا ہے اس کا مال مل گیا وہ بھی اس کا نام ظاہر نہ کرے تو کچھ بھی نہ ہوگا نہ کیس چلے گا نہ مقدمہ ہوگا نہ ہاتھ کٹے گا کچھ بھی تو نہیں ہوگا۔ ہاں البتہ اگر وہ آدمی ایسا ہے کہ وہ کیس لے ہی گیا عدالت میں تو پھر اس سے کہا جائے گا گواہ لاؤ، گواہ مل گئے تو پھر ٹھیک ہے سزا ملے گی، نہیں ملے تو پھر نہیں اور پھر اس میں بھی شرطیں دیکھی جائیں گی کہ وہ مال کہاں رکھا تھا کیا تھا کیا نہیں تھا کھانے پینے کی چیزیں تھیں یا نہیں تھیں، کھانے پینے کی چیزوں پر چوری نہیں ہوتی (یعنی ہاتھ نہیں کٹتا) ممکن ہے ضرورت ہوئی ہو اُس کو کھانے کی۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل :

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قحط کے زمانے میں چوروں کے ہاتھ نہیں کاٹتے تھے کیونکہ ضرورت مند زیادہ تھے اور چوری بھی اتنی نہیں کی ہوگی جیسے اب کرتے ہیں یہ تو باقاعدہ مسلح ہو کر ڈاکہ ڈالتے ہیں، یہ ضرورت مندی کی بات نہیں ہے یہ تو غصب کی بات ہے چھینا چاہتے ہیں دوسرے کا مال یہ تو اور چیز ہوتی ہے۔ ہاں ضرورت مند ضرورت کی مقدار میں لے گا، جیسے چور آئے باورچی خانے میں داخل ہوئے اور ہنڈیا روٹی سب صاف کر گئے تو چاہے پکڑے بھی جائیں ہاتھ نہیں کٹیں گے تعزیر ضرور ہو جائے گی کہ یہ تم نے کیا حرکت کی، تمہیں ضرورت تھی تو ویسے ہی کہہ دیتے کسی سے کان میں کہہ دیتے، یہ کیا کہ کسی کے گھر میں داخل ہو گئے اور پھر بے پردگی ہو اُس میں کچھ ہو جھگڑا بڑھ جائے یہ تم نے کیوں کیا؟ تو تعزیری کارروائی تو ضرور ہوگی ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جاسکتی تو ایسی چیزوں پر اگر کوئی پردہ ڈال لے اس واسطہ کہ چلو اس سے غلطی ہوگئی ہے اس کو سمجھا دیا میں نے آئندہ یہ نہیں کرے گا تو وہ اس میں داخل ہے کہ **من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ** قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا پردہ رکھیں گے۔ یہ سب چیزیں اس پر موقوف ہیں کہ سب میں مقصد خدا کی ذات ہو، نظر اللہ کی ذات پر ہو آخرت پر ہو اور اگر نظر دُنیا پر ہے تو اس کا بدلہ پھر دُنیا میں مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں سب سے زیادہ غیرت والا ہوں ''اغیر'' ہوں اور میں ''اغنی'' بے نیاز ہوں مجھے کسی وقت بھی کس چیز کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ تمام چیزیں بتلائی گئیں کہ خیال رکھو مدد کرو کام آؤ کام کرو اور یہ بھی بتلایا گیا کہ نظر صرف اللہ پر رکھو بدلہ اُس

سے چاہو اگر یہ کرو گے تو یہ سارے کام جو دُنیا میں تم کرتے ہوئے نظر آ رہے ہو یہ سب کے سب عبادت ہو جائیں گے۔ ان کاموں میں وقت گزارنا ایسے ہوگا جیسے عبادت میں وقت گزارا ہے جیسے کسی نے نفلیں پڑھ کر وقت گزارا، اس طرح سے گویا تمھارا وقت گزر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی سمجھ دے اور اعمال کی توفیق دے اور قبولیت سے نوازے۔


عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عَظِیم مرکز

NBB

# نفِیس بُک بائنڈرز

ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جِلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے

نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قِسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ھے

مُناسب نِرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجُوع فرمائیں

۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور۔ فون 7322408